مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: شَعائرِ اسلام کی توہین اور مغربی طرزِ عمل

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی، مفتی محمد احتشام قادری

عددِ صفحات: ۱۹

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

www.facebook.com/darahlesunnat

: idarakhutbatejuma@gmail.com

:00971559421541

:00923458090612

آن لائن

۱۴۴۵ھ/۲۰۲۴ء

شعائرِ اسلام کی توہین اور مغربی طرزِ عمل

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

شَعائِر سے کیا مُراد ہے؟

برادرانِ اسلام! لفظ "شَعائِر" شِعار کی جمع ہے، اس کا لُغوی معنی ہے "علامت" اور "پہچان"[1]۔ ویسے تو کائنات کی ہر چیز خالقِ کائنات عزّوجلّ کی شان وقدرت کی علامت، پہچان اور مظہر ہے، لیکن چند خاص اُمور، اشیاء اور مقامات کو "اللہ کی نشانیاں" قرار دیا گیا ہے، انہی نشانیوں کو دینی اِصطلاح میں شَعائرُ الله، شَعائرِ دِین یا شَعائرِ اسلام کہا جاتا ہے۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "شَعائر سے ہر وہ چیز مراد ہے جن کی تعظیم رب کی عبادت کی نشانی ہو، یا وہ نشان جن کے قیام کا رَب نے حکم دیا ہو، لہٰذا وہ جگہ، اور وہ وقت، اور وہ علامات جو دِین کی نشانیاں ہوں، سب شَعائر اللہ ہیں"[2]۔

---

(۱) انظر: "تهذيب اللُغة" للهَروي، باب العين والشين مع الراء، ۱/ ۲٦٨.
(۲) "تفسیرِ نعیمی" پ۲، سورۃ البقرۃ، زیرِ آیت:۱۵۸، ۲/۱۰۴، ملخصاً۔

چند شَعائرِ اسلام

عزیزانِ محترم! شَعائرِ اسلام سے مراد وہ اُمور اور اشیاء ہیں، جن کو حق اور باطل کے درمیان فرق کی کسوٹی بنایا گیا ہے، اور اس کے ذریعے حلال، حرام، اَحکام اور ممنوعہ اُمور کو جانا جا سکے[1]، ان (شَعائرِ اسلام) میں متعدّد اشیاء، اُمور اور مقامات کا شمار ہوتا ہے، جن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) قرآنِ حکیم (۲) بیت اللہ شریف (۳) مزاراتِ انبیاء (۴) آثارِ انبیاء (۵) صَفا (۶) مَروہ (۷) مزاراتِ اولیاء (۸) عام مساجد (۹) تینوں جمرات (مِنیٰ میں وہ مقامات جہاں شیطان کو کنکریاں ماری جاتی ہیں) (۱۰) حُرمت والے چار ۴ مہینے (رجب، ذی القعدہ، ذی الحجہ، محرّم) (۱۱) جمعۃ (۱۲) عیدَین (عید الفطر، عید الاضحیٰ) (۱۳) ایامِ تشریق (گیارہ ۱۱ تا تیرہ ۱۳ ذی الحجہ) (۱۴) گائے کی قربانی (۱۵) اذان (۱۶) اِقامت (۱۷) نماز باجماعت (۱۸) رمضان المبارک (۱۹) داڑھی شریف (۲۰) مِسواک (۲۱) اور ختنے کرنا وغیرہ[2]۔

شَعائرِ اسلام کی اہمیت اور شان وعظمت

حضراتِ گرامی قدر! شَعائرِ اسلام کی اہمیت اور شان وعظمت کس قدر زیادہ ہے، اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے، کہ اللہ عزّوجلّ نے ان کی عزّت وحُرمت کا ذکر قرآنِ حکیم میں بیان فرمایا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآىِٕدَ وَلَاۤ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ

---

(۱) "تفسير الطَبَري" پ ٦، سورة المائدة، تحت الآية: ٢، الجزء ٦، صـ٧٤، ملخصاً.

(۲) دیکھیے: "تفسیر خزائن العرفان" پ ۲، البقرۃ، زیرِ آیت: ۱۵۸، صـ۵۰، ملخصًا۔ "تفسیرِ نعیمی" پ ۲، سورۃ البقرۃ، زیرِ آیت: ۱۵۸، ۲/۱۰۴، ملخصًا۔

﴿الْحَرَامَ﴾[1] "اے اِیمان والو! حلال نہ ٹھہرا لو اللہ کے نشان (علامتیں) اور نہ ادب والے مہینے، اور نہ حَرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں، اور نہ جن کے گلے میں (قربانی کے لیے مخصوص) علامتیں آویزاں، اور نہ اُن کا مال وآبرُو جو عزّت والے گھر کا قصد کر کے آئیں!"۔

ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾[2] "اللہ نے ادب والے گھر کعبہ کو لوگوں کے قیام کا باعث کیا، اور حُرمت والے مہینے، اور حرم کی قربانی، اور گلے میں (قربانی کے لیے مخصوص) علامت (مثلاً ہار وغیرہ) آویزاں جانوروں کو؛ یہ اس لیے کہ تم یقین کرو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے، اور جو کچھ زمین میں، اور یہ کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے!"۔

ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ﴾[3] "اور قربانی کے ڈیل دار (بھاری جسامت والے) جانور: اُونٹ اور گائے، ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں سے کیے، تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے!"۔ کہ "دنیا میں نفع اور آخرت میں اَجر وثواب ہے"[4]۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾[5] "یقیناً صَفا اور مَروہ اللہ کے نشانوں میں سے ہیں"۔

---

(١) پ٦، المائدة: ٢.

(٢) پ٧، المائدة: ٩٧.

(٣) پ١٧، الحجّ: ٣٦.

(۴) دیکھیے: "تفسیر خزائن العرفان" پ۱۷، الحج، زیرِ آیت: ۳۶، صـ۶۱۲۔

(٥) پ٢، البقرة: ١٥٨.

شَعائرِ اللہ کی تعظیم رُکنِ ایمانی ہے

شَعائرِ اللہ کی تعظیم رُکنِ ایمانی ہے، جیسا کہ حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی تحریر فرماتے ہیں کہ "کعبہ، قرآن، رَوضۂ رسول، مزاراتِ اولیاء اللہ، شَعائرُ اللہ ہیں، اور شَعائرُاللہ کی تعظیم رُکن اِیمانی ہے"[1]۔

شَعائرِ اسلام کی تعظیم، پرہیز گاری کی دلیل ہے

عزیزانِ مَن! شَعائرِ اسلام (یعنی اللہ کی نشانیوں) کی تعظیم، تقویٰ وپرہیز گاری کی دلیل اور تقاضائے اِیمانی ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾[2] "اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے، تو یہ دِلوں کی پرہیز گاری سے ہے"۔

شَعائرِ اسلام سے منسوب چیز کی بھی تعظیم لازم ہے

جانِ برادر! جس چیز کو شَعائرِ اسلام سے نسبت ہو جائے، اس کی تعظیم "شعائرِ اسلام" کی تعظیم کے متراِدف ہے، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ "بے شک کعبہ شَعائرُ اللہ سے ہے، تو تعظیمِ غلاف، تعظیمِ کعبہ و تعظیمِ شعائرُ اللہ شرعاً مطلوب (ہے)"[3]۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ "جس چیز کو کسی عزّت وعظمت والی چیز سے نسبت ہو جائے، وہ دینی شِعار اور "شَعائرُاللہ" بن جاتی ہے، اس کی تعظیم اِیمان کی علامت ہے (اور) اس کی توہین کفر کی پہچان (ہے)"[4]۔

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" لباس کا بیان، تصویروں کا باب، پہلی فصل، ۶/۱۸۰۔

(۲) پ۱۷، الحجّ: ۳۲.

(۳) "فتاویٰ رضویہ" "کتاب الحظر والاِباحۃ" رسالہ "أبرُّ المقال في استحسان قُبلة الإجلال" ۱۵/۴۵۸۔

(۴) "تفسیرِ نعیمی" پ۶، سورۃ المائدۃ، زیرِ آیت: ۲، فائدے، ۶/۱۷۴۔

مغربی ممالک میں شَعائرِ اسلام کی توہین کے بڑھتے واقعات

حضراتِ گرامی قدر! ہر مذہب کے ماننے والوں کی طرح مسلمانوں کو بھی اپنے مذہبی شَعائر سے بڑی عقیدت ومحبت ہے، کوئی مسلمان عملی طور پر اپنی مذہبی تعلیمات سے چاہے کتنا ہی دُور ہو، وہ اپنی تمام تر بے عملی کے باوُجود، اپنے مذہب اور دینی مقدّسات کی توہین کسی طَور پر برداشت نہیں کر سکتا!۔

لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ گزشتہ چند دہائیوں سے دنیا بھر میں بالعموم، اور مغربی ممالک(Western Countries) میں بالخصوص، شَعائرِ اسلام اور دینی مقدّسات کی توہین کے واقعات مسلسل بڑھتے جارہے ہیں! جبکہ مغربی ممالک(Western Countries) کے حکمران اِن ناخوشگوار واقعات کی روک تھام کے لیے کوئی مؤثر اِقدام کرنے سے قاصر نظر آتے ہیں، بلکہ فرانس(France) جیسے بعض ممالک کے سربراہان تو خود اِہانتِ مذہب کے واقعات میں ملوَّث پائے گئے، اور مہذَّب دنیا کہلانے والے، اور دوسروں کی مذہبی آزادی کا راگ اَلاپنے والے دیگر مغربی ممالک (Western Countries) اور اُن کے الیکٹرانک وپرنٹ میڈیا(Electronic and Print Media) خاموش تماشائی بنے رہے، اور کسی کو اتنی بھی توفیق نہیں ملی کہ مذمّت کے دو ۲ بول ہی بول لیتا!۔

"آزادیٔ اظہار" کی آڑ میں ہدف صرف اسلام ہی کیوں؟

عزیزانِ مَن! توہینِ رسالت، توہینِ قرآن اور شَعائرِ اسلام کی توہین کے دیگر جتنے بھی واقعات، مغربی ممالک(Western Countries) میں پیش آئے، اُن سب نے "آزادیٔ اظہارِ رائے"(Freedom of Expression) کے قانون کو اپنا ہتھیار بنایا، شَعائرِ اسلام کی توہین پر مبنی واقعات کے اَعداد وشمار ذکر کرنے سے پہلے، ہم مغربی

قانون سازوں (Western Legislators) سے اتنا ضرور پُوچھنا چاہیں گے کہ "آزادیٔ اظہارِ رائے" (Freedom of Expression) کی آڑ میں ہَدف صرف اسلام اور اس کے پیرو کار ہی کیوں؟ کیوں کبھی کسی عیسائی یا یہودی نے آزادیٔ اظہار کی آڑ میں ایک دوسرے کے مذہبی شَعائر کے خلاف بات نہیں کی؟ کیوں کبھی کوئی مغربی باشندہ (Westerners) ہندوؤں کے مذہبی شَعائر کی توہین کی جسارت نہیں کر سکا؟!

"آزادیٔ اظہارِ رائے" (Freedom of Expression) کا قانون اگر اتنا ہی بے لگام ہے، تو پھر ۱۹۸۹ء میں جب "شمالی کیرولینا" (North Carolina) میں منعقد ہونے والی نمائش میں، ایک آرٹسٹ "آندرے سیرانو" (Andre Serrano) نے حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی، اور ۱۹۹۶ء میں "کرس اوفیلی" (Chris Opheli) نے حضرت سیّدہ بی بی پاک مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی، چند قابلِ اعتراض پینٹنگز (Paintings) بنائیں تھیں، تب پوری عیسائی دنیا کی طرف سے اسے "توہینِ مذہب" (Blasphemy) قرار دے کر شدید احتجاج کیوں کیا گیا؟ اور "آزادیٔ اظہار" (Freedom of Expression) کے تمام اُصول وقوانین کو نظر انداز کرتے ہوئے، آرٹسٹوں (Artists) کی جانب سے اس کی تمام توجیہات وتشریحات کو ماننے سے یکسر انکار کیوں کیا گیا؟[1]۔

مغربی مُعاشرہ دوہرے معیار کا حامل ہے

حضراتِ گرامی قدر! مذہبِ عیسائیت کے ماننے والے اپنے دینی مقدّسات کی توہین پر احتجاج کرنے، اور ذمّہ داران کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کا مُطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں، حضرت سیّدنا عیسیٰ رُوح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت

---

(۱) "مُکالمہ" ۲۳ اگست ۲۰۱۸ء، توہین آمیز خاکوں کا مقابلہ اور ہماری اَخلاقی ودینی ذمّہ داری، ملخصًا۔

سیّدہ بی بی پاک مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ذاتِ والا صفات، ہم مسلمانوں کے لیے بھی قابلِ صد احترام بلکہ ایمان کا حصہ ہے، ان کا ادب، احترام اور تعظیم ہر مسلمان پر فرضِ عین ہے، اور تمام علمائے اُمّت کے نزدیک کسی بھی نبی کی توہین وتنقیص کفر ہے، اس کا مرتکِب واجب القتل ہے!۔

لیکن مغربی مُعاشرہ دوہرے معیار کا حامل ہے، جب کوئی سیاہ فام لوگوں کا مذاق اُڑاتا ہے، تو مغربی دنیا(Western World) اسے نسل پرستی (Racism) کہتی ہے، جب کوئی یہودیوں کا تمسخُر اڑاتا ہے تو اسے یہودیوں کے خلاف تعصُب (Anti Semitism) قرار دیا جاتا ہے، اگر کوئی خواتین کا مذاق اڑائے تو اسے جنس پرستی (Sexism) اور عورت دُشمنی سے تعبیر کرتے ہیں"(۱) لیکن جب لوگ مسلمانوں کے مذہبی شَعائر، اور اسلام کے ماننے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں، تو اِسے آزادیٔ اظہار (Freedom of Speech) کہتے ہیں، اور پھر جب مسلمان سوشل میڈیا(Social Media) پر اپنے ردِّعمل کا اظہار کریں، تو آزادیٔ اظہار کے سارے قوانین پسِ پُشت ڈال کر، اُن کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس (Social Media Accounts) بلاک(Block) کر دیے جاتے ہیں، اور اُن کی آواز کو دَبا دیا جاتا ہے!۔

مغربی ممالک میں شَعائرِ اسلام پر حملوں کے چند واقعات

حضراتِ ذی وقار! گزشتہ دو ۲ دہائیوں سے خاص طَور پر مغربی ممالک (Western Countries) میں "آزادیٔ اظہارِ رائے" کے نام پر توہینِ رسالت، توہینِ قرآن اور دیگر شَعائرِ اسلام پر حملوں میں بہت تیزی واقع ہوئی ہے، اس سلسلے میں چند اَعداد وشمار حسبِ ذیل ہیں:

---

(۱) "تحسینِ خطابت ۲۰۲۰ء" نومبر، توہینِ رسالت اور آزادیٔ اظہارِ رائے، ۲/۲۸۶، ۲۸۷۔

رسولِ اکرم ﷺ اور اسلام کے بارے میں نازیبا کلمات

(۱) اٹھارہ۱۸ستمبر ۲۰۰۲ء کو ایک جنوبی مذہبی عیسائی رَہنما "جیری فال" (Jerry Fall) نے امریکی چینل "فاکس نیوز" (Fox News) پر، اسلام کے بارے میں انتہائی نازیبا کلمات کہے، اور (معاذاللہ) نبیٔ اکرم ﷺ کو دہشتگرد کہا۔ اسی دَوران امریکی ریاست ہوسٹن (Houston State) کے ایک سینما گھر میں نبیٔ کریم ﷺ کی اِزدِواجی زندگی کے بارے میں، ایک توہین آمیز فلم کی نمائش کی گئی[۱]۔

آیاتِ قرآنیہ پر مشتمل پرنٹڈ کپڑوں کی فروخت

(۲) ۴دسمبر ۲۰۰۲ء کو "روزنامہ اُمّت" نے ایک پاکستانی تاجر کے حوالے سے خبر شائع کی، کہ ٹوکیو جاپان (Tokyo Japan) میں آیاتِ قرآنیہ، سرورِ کونین ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ناموں پر مشتمل، پرنٹڈ شرٹس (Printed Shirts) اور کپڑے فروخت کیے جارہے ہیں[۲]۔

اسلامی نظامِ عفّت وعصمت کی توہین وتضحیک

(۳) ۲۰۰۴ء میں ہالینڈ (Netherlands) کے فلمساز "تھیون وان گوف" (Theon Van Gogh) نے دس ۱۰ منٹ پر مشتمل ایک دستاویزی فلم "سب مشن" (Submission) تیار کی، جس میں مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی ذاتِ مقدّسہ، اور اسلامی نظامِ عفّت وعصمت کو توہین وتضحیک کا نشانہ بنایا گیا[۳]۔

---

(۱) ایضاً، ص۲۹۰، ۲۹۱۔

(۲) ایضاً، ص۲۹۱۔

(۳) ایضاً، ص۲۹۱۔

قرآنی آیات پر مشتمل برہنہ پینٹنگز کی نمائش

(۴) ۲۰۰۵ء میں سویڈن (Sweden) کے شہر گوتھن برگ (Gothenburg) کے "میوزیم آف ورلڈ کلچر" میں ایڈز (AIDS) کے حوالے سے ایک نمائش کا انعقاد ہوا، جس میں قرآنی آیات پر مشتمل برہنہ پینٹنگز پیش کی گئیں[۱]۔

توہین آمیز خاکوں پر مشتمل فلم

(۵) ۲۰۰۵ء ہی میں ایک امریکی ریالٹی شو (Reality Show) "تھرٹی ڈیز" (30 Days) میں (معاذاللہ) دو ۲ بار رسولِ اکرم ﷺ کے توہین آمیز خاکے دکھانے کی ناپاک جسارت کی گئی[۲]۔

توہین آمیز کارٹونز

(٦) ۱۰ ستمبر ۲۰۰۵ء میں ڈنمارک (Denmark) کے اخبار "جیلنڈز پوسٹن" (Jyllands Posten) نے نبیٔ اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس کے بارے میں، بارہ ۱۲ کارٹونز شائع کر کے اُمّتِ مسلمہ کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا۔ اس کے بعد فروری ۲۰۰٦ء اور اگست ۲۰۰۷ء میں یہ توہین آمیز خاکے دوبارہ شائع کیے گئے[۳]۔

ٹوائلٹ پیپرز (Toilet papers) پر قرآن پاک کی اِشاعت اور تقسیم

(۷) ۱۱ فروری ۲۰۰٦ء میں جرمنی سے تعلق رکھنے والے ایک جنونی انتہاء پسند نے (معاذاللہ) ٹوائلٹ پیپرز (Toilet papers) پر "قرآنِ پاک" پرنٹ کر کے انہیں مساجد اور میڈیا کی طرف بھیجا[۴]۔

---

(۱) ایضاً، ص ۲۹۱۔
(۲) ایضاً، ص ۲۹۱۔
(۳) ایضاً، ص ۲۹۱۔
(۴) ایضاً، ص ۲۹۲۔

نبیٔ اکرم ﷺ کی توہین آمیز پینٹنگ (Painting)

(۸) ۱۲ جولائی ۲۰۰۷ء میں سویڈن (Sweden) کے ایک شخص "لارز ویلکس" (Lars Wilkes) نے نبیٔ اکرم ﷺ کی توہین آمیز پینٹنگ (Painting) بنائی[۱]۔

توہینِ رسالت اور توہین قرآن پر مبنی فلم

(۹) ۲۰۰۸ء میں ہالینڈ (Netherlands) کے فلم ساز "گریٹ ویلڈرز" (Great welders) کی بنائی گئی متنازع اور توہین آمیز فلم "فتنہ" (Fitna) سامنے آئی، اس فلم میں اِسلامی قوانین اور مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی تضحیک کی گئی، اور قرآنی آیات کو برہنہ اداکارہ کے جسم پر لکھ کر "توہینِ مذہب و توہینِ قرآن" کا اِرتکاب کیا گیا!![۲]۔

فرانس (France) میں مسجد کو نذرِ آتش کرنے کا دِل سوز واقعہ

(۱۰) ۲۰ اپریل ۲۰۰۸ء کو فرانس (France) کے شہر ٹولوز (Toulouse) میں واقع مسجد "السلام" کو نذرِ آتش کر کے شہید کیا گیا[۳]۔

رسول اللہ ﷺ کے توہین آمیز خاکے

(۱۱) ۱۷ مئی ۲۰۰۸ء میں ہالینڈ کے ایک کارٹونسٹ (Cartoonist) نے، نبیٔ رحمت ﷺ کے خاکے بنا کر اپنی ویب سائٹ (website) پر لگائے[۴]۔

---

(۱) ایضاً، ص۲۹۲۔

(۲) ایضاً، ص۲۹۲۔

(۳) "انڈیپینڈنٹ اردو" ڈیجیٹل ایڈیشن ۱۵ مارچ ۲۰۱۹ء۔

(۴) "تحسینِ خطابت ۲۰۲۰ء" نومبر، توہینِ رسالت اور آزادیٔ اظہارِ رائے، ۲/۲۹۳۔

مسجد میں خنزیر(Pigs) کا پاؤں لٹکانے کا واقعہ

(۱۲) ۱۳ دسمبر ۲۰۰۹ء کو جنوبی فرانس (Southern France) کے شہر کاسٹرس (Castors) میں رات گئے ایک مسجد پر حملہ کیا گیا، اور اس کی دیواروں پر "فرانس، فرانسیسیوں کے لیے"، اور "سفید فاموں کی طاقت" جیسے نفرت انگیز جملے تحریر کیے گئے، نیز خنزیر(Pigs) جیسے ناپاک اور حرام جانور کا ایک پاؤں بھی مسجد میں لٹکایا گیا(۱)۔

توہین آمیز خاکوں پر مشتمل پینٹنگز (Paintings)

(۱۳) ۲۰۱۰ء میں نیویارک (New York) کے "میٹرو پولیٹن میوزیم آف آرٹ" (Metropolitan Museum of Art) میں تاجدارِ رسالت ﷺ کے خاکوں پر مشتمل پینٹنگز (Paintings) رکھی گئیں(۲)۔

سوشل میڈیا(social media) پر توہین آمیز خاکے بنانے کی دعوت

(۱۴) مئی ۲۰۱۰ء میں یورپی شرپسند عناصر کی جانب سے، فیس بک (Facebook) اور سوشل میڈیا (social Media) کی دیگر ویب سائٹس (websites) پر، نبیٔ اکرم ﷺ کے خاکے بنانے کی عام دعوت دی گئی(۳)۔

امریکی پادری کی طرف سے قرآنِ پاک نذرِ آتش کرنے کا واقعہ

(۱۵) ۱۱ستمبر ۲۰۱۰ء کو فلوریڈا (Florida) (امریکہ) کے ایک چرچ میں "ٹیری جونز" (Terry Jones) نامی ایک انتہاء پسند عیسائی پادری نے، قرآنِ پاک کو جلانے کا

---

(۱) "انڈیپینڈنٹ اردو" ڈیجیٹل ایڈیشن ۱۵ مارچ ۲۰۱۹ء۔

(۲) "تحسینِ خطابت ۲۰۲۰ء" نومبر، توہینِ رسالت اور آزادیٔ اظہارِ رائے، ۲/۲۹۳۔

(۳) ایضاً، ص۲۹۳۔

اعلان کیا، لیکن مسلمانوں کے شدید ردِ عمل کے سبب اپنے مذموم مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا، اس بدبخت عیسائی دہشتگرد نے اپنا منصوبہ ترک نہ کیا، اور اگلے ہی سال ۲۰ مارچ ۲۰۱۱ء میں اپنے دیگر انتہاء پسند ساتھیوں کے ہمراہ، قرآنِ پاک کو نذرِ آتش کیا!![1]۔

گستاخانہ خاکوں پر مشتمل خصوصی ایڈیشن (Edition) شائع کرنے کا اعلان

(۱۶) ۲۰ نومبر ۲۰۱۰ء میں فرانس (France) کے ایک ہفت روزہ میگزین (Weekly Magazine) **"چارلی ہیبڈو"** (Charlie Hebdo) نے نبیٔ اکرم ﷺ کے گستاخانہ خاکوں پر مشتمل، خصوصی ایڈیشن (Special Edition) شائع کرنے کا اعلان کیا، اور باقاعدہ اس کا ٹائیٹل (Title) بھی انٹرنیٹ پر پھیلایا[2]۔

جرمنی میں آتش گیر مادّے سے تین مختلف مساجد پر حملے

(۱۷) جنوری ۲۰۱۰ء سے ۲۰۱۱ء کے دَوران جرمنی (Germany) کے شہر برلِن (Berlin) میں، تین ۳ مختلف مساجد پر آتش گیر مادّے کے ذریعے حملہ کر کے، شَعائرِ اسلام کی حرمت اور تقدُس کو پامال کیا گیا[3]۔

توہین آمیز فلم کی نمائش

(۱۸) ۲۱ ستمبر ۲۰۱۲ء میں ایک اسرائیلی نژاد یہودی ڈائریکٹر **"نکولا بیسلی نیکولا"** (Nicola Beasley Nicola) نے ہالی وُڈ (Hollywood) میں پیغمبرِ اسلام کی ذاتِ اقدس کے بارے میں توہین آمیز فلم بھی ریلیز کی[4]۔

---

(۱) ایضاً۔

(۲) ایضاً۔

(۳) "انڈیپینڈنٹ اردو" ڈیجیٹل ایڈیشن ۱۵ مارچ ۲۰۱۹ء۔

(۴) "تحسینِ خطابت ۲۰۲۰ء" نومبر، توہینِ رسالت اور آزادیٔ اظہارِ رائے، ۲/۲۹۴۔

گستاخانہ خاکوں کی دوبارہ اِشاعت

(۱۹) ۲۰۱۱ءاور ۲۰۱۴ء میں فرانسیسی میگزین "چارلی ہیبڈو" (Charlie Hebdo) کی جانب سے توہین آمیز خاکوں کو دوبارہ شائع کیا گیا، جس پر مسلم ممالک میں شدید غم وغصے کا اظہار واحتجاج کیا گیا، ان خاکوں کے شائع کرنے کے باعث ۲۰۱۵ء میں اس میگزین کے دفتر پر حملہ ہوا، اور پندرہ ۱۵اَفراد کی ہلاکت ہوئی![۱]۔

قرآنِ حکیم کو نذرِ آتش کرنے کی ناپاک جسارت

(۲۰) دسمبر ۲۰۱۵ء میں فرانسیسی جزیرے "کورسیکا" (French Island of Corsica) میں مسلمانوں کی عبادت کے لیے مخصوص ایک کمرے میں ایک ہجوم نے توڑ پھوڑ کی، اور قرآنِ حکیم کو جلانے (شہید کرنے) کی کوشش کی[۲]۔

مسجد میں فائرنگ اور نمازیوں کی شہادت

(۲۱) ۳۰ جنوری ۲۰۱۷ء کو کینیڈا (Canada) کے صوبے کیوبیک (Province of Quebec) کی ایک مسجد میں فائرنگ کی گئی، جس کے نتیجے میں چھ ٦ نمازی جان کی بازی ہار گئے[۳]۔

مسجد کے شیشے توڑے جانے کا واقعہ

(۲۲) مارچ ۲۰۱۷ء میں امریکی ریاست "کولوراڈو" (Colorado) میں ایک نامعلوم شخص نے مسجد کے شیشے توڑے، اور مسجد کے اندر "انجیل" کے صفحات پھینکے[۴]۔

---

(۱) ایضاً۔

(۲) "انڈیپینڈنٹ اردو" ڈیجیٹل ایڈیشن ۱۵مارچ ۲۰۱۹ء۔

(۳) ایضاً۔

(۴) ایضاً۔

امریکی ریاست میں مسجد پر بم حملہ

(۲۳) اگست ۲۰۱۷ء میں امریکی ریاست "منی سوٹا" (Minnesota) کے شہر بلومنگٹن (Bloomington) میں ایک مسجد پر نمازِ فجر کے وقت بم حملہ (Bomb attack) کیا گیا، جس کے نتیجے میں مسجد کو جُزوی طَور پر نقصان پہنچا، تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا[۱]۔

"گریٹ ویلڈرز" (Great welders) کی سرکشی

(۲۴) ۲۰۱۸ء میں ہالینڈ (Netherlands) سے تعلق رکھنے والے دہشتگرد سیاستدان اور فلمساز "گریٹ ویلڈرز" (Great welders) نے توہینِ رسالت پر مبنی "گستاخانہ خاکے" شائع کرنے کا اعلان کیا، لیکن پاکستانی مسلمانوں کے شدید ردِ عمل اور حکومت کی سفارتی کوششوں کے سبب، ہالینڈ کی حکومت نے مُداخلت کرتے ہوئے ان کی اِشاعت کو رُکوایا[۲]۔

"نیوزی لینڈ" میں مسجد پر حملہ اور متعدّد نمازیوں کی شہادت

(۲۵) ۱۵ مارچ ۲۰۱۹ء کو نیوزی لینڈ (New Zealand) کے شہر کرائسٹ چرچ (Christ Church) میں نمازِ جمعہ کے دَوران دو ۲ مسجدوں میں گھس کر اندھادُھند فائرنگ کی گئی، اور تقریباً اُنچاس ۴۹ نمازیوں کو شہید کر دیا گیا، اور متعدّد زخمی ہوئے، اور حملہ آوَروں میں سے ایک نے ویڈیو کیمرے (Video camera) کے ذریعے اس حملے کو دنیا بھر میں براہِ راست (Live) نشر بھی کیا[۳]۔

---

(۱) ایضاً۔

(۲) "تحسینِ خطابت ۲۰۲۰ء" نومبر، توہینِ رسالت اور آزادئ اظہارِ رائے، ۲/۲۹۴۔

(۳) "انڈیپینڈنٹ اردو" ڈیجیٹل ایڈیشن ۱۵ مارچ ۲۰۱۹ء۔

"چارلی ہیبڈو" (Charlie Hebdo) جریدے کی ہٹ دھرمی

(۲۶) ستمبر ۲۰۲۰ء میں "چارلی ہیبڈو" (Charlie Hebdo) نے ایک بار پھر توہینِ رسالت کا اِرتکاب کرتے ہوئے، گستاخانہ خاکوں کو نہ صرف شائع کیا، بلکہ انتہائی بے شرمی اور ڈھٹائی کے ساتھ مسلمانوں کی مزید دل آزاری کرتے ہوئے، میگزین کے اداریے میں لکھا کہ "یہ تصویریں (توہین آمیز خاکے) تاریخ سے متعلق ہیں، اور تاریخ کو نہ ہی دوبارہ لکھا جاسکتا ہے، نہ ہی مٹایا جاسکتا ہے"۔ جبکہ یہ بات سراسر جُھوٹ پر مبنی اور تاریخی حقائق کے خلاف ہے!![۱]۔

توہین آمیز خاکے طلبہ کو دکھانے کی ناپاک جسارت

(۲۷) ٦ اکتوبر ۲۰۲۰ء میں فرانس کے ایک بدبخت دہشتگرد اسکول ٹیچر "سیموئل پیٹی" (Samuel Petty) نے، رسولِ اکرم ﷺ کے توہین آمیز خاکے، اپنے طلبہ کو دکھانے کی ناپاک جسارت کی، اور کلاس میں موجود مسلمان طلبہ کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا، رسول اکرم ﷺ سے اپنی لازَوال محبت وعقیدت کے سبب، ایک چیچن نوجوان سے یہ بات برداشت نہ ہوئی، اور اس نے اس گستاخی کی ناپاک جسارت کرنے والے ملعون کا سر قلم کر دیا!![۲]۔

سویڈن (Sweden) میں مقامی عدالت کی اجازت سے توہینِ قرآن

(۲۸) ۲۸ جون ۲۰۲۳ء کو سویڈن (Sweden) کے دار الحکومت اسٹاک ہوم (Stockholm) میں ایک شرپسند نے عیدالاضحیٰ کے دن، شہر کی مرکزی مسجد

---

(۱) "تحسینِ خطابت ۲۰۲۰ء" نومبر، توہینِ رسالت اور آزادئ اظہارِ رائے، ۲/۲۹۴، ۲۹۵۔

(۲) ایضاً، ص۲۹۵۔

کے باہر، مقامی عدالت کی اجازت اور پولیس کی نگرانی میں، قرآنِ پاک کو نذرِ آتش کیا[1]۔

ڈنمارک (Denmark) میں توہینِ قرآن

(۲۹) ۲۴ جولائی ۲۰۲۳ء کو ڈنمارک (Denmark) کے ایک اسلام مخالف گروپ نے دار الحکومت کوپن ہیگن (Copenhagen) میں عراقی سفارت خانے کے سامنے، قرآن پاک کا نسخہ نذرِ آتش کر کے شَعائرِ اسلام کی بے حرمتی کی، اور عالَمِ اسلام کے جذبات کو مَجروح کیا![2]۔

آزادئ اظہارِ رائے کی آڑ میں شَعائرِ اسلام کی توہین کا مذموم سلسلہ

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! توہینِ رسالت، توہینِ مذہب، توہینِ قرآن سمیت تمام شَعائرِ اسلام کی توہین سے متعلق، دنیا بھر میں بالخصوص اور مغربی ممالک (Western Countries) میں جتنے بھی واقعات رُونما ہوئے، ان میں ملوَّث لوگوں نے ہمیشہ "آزادئ اظہار رائے" (Freedom of Expression) کے عالَمی قانون کی آڑ میں پناہ لی، اور اپنے دِفاع میں ہمیشہ اسی شُترِ بے مُہار قانون کو پیش کیا، یہ قانون اقوامِ متحدہ کے عالَمی منشور برائے ہیومن رائٹس (Human Rights) کے سیکشن اُنیس (Section 19) کے تحت مذکور ہے، جس میں بیان کیا گیا ہے کہ "ہر شخص کو اپنی رائے رکھنے، اور اظہارِ رائے کی آزادی کا حق حاصل ہے"[3]۔

"آزادئ اظہارِ رائے کا یہ سیکشن (Section) واضح طَور پر اسلامی تعلیمات سے متصادِم ہے؛ کیونکہ دینِ اسلام میں خلافِ شریعت آزادئ اظہار کی مُمانعت ہے،

---

(۱) "دنیا نیوز" ڈنمارک: عراقی سفارت خانے کے باہر قرآن کی بے حرمتی کا ایک اَور واقعہ، ڈیجیٹل ایڈیشن ۲۵ جولائی ۲۰۲۳ء۔

(۲) ایضاً۔

(۳) "انسانی حقوق کا عالَمی منشور (اردو ترجمہ)" دفعہ ۱۹، ۸۔

اور یہ ممانعت صرف مسلمانوں کے لیے نہیں، بلکہ دنیا بھر میں بسنے والے تمام انسانوں کے لیے ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾[1] "انسان منہ سے جو بھی بات نکالتا ہے، اس کے پاس ایک مُحافظ (فرشتہ لکھنے کو) تیار بیٹھا ہوتا ہے"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى﴾[2] "کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائے گا" یعنی اگر انسان کا یہ خیال ہے کہ مرنے کے بعد اُسے دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا، اس کے عقائد، نظریات اور اعمال کا حساب نہیں ہوگا، اور اُسے سزا نہیں دی جائے گی، تو یہ اُس کی خام خیالی ہے، روزِ محشر اُسے دوبارہ زندہ بھی کیا جائے گا، اچھے بُرے اقوال وافعال کا حساب بھی ہوگا، اور اُن پر جزاء وسزا کا سلسلہ بھی ہوگا!!۔

جبکہ اس کے برعکس مغربی ممالک (Western Countries) سے تعلق رکھنے والے بعض انتہاء پسند عیسائی "آزادئ اظہارِ رائے" کی آڑ میں مسلسل، مسلمانوں کے دینی مقدّسات کی بے ادبی اور توہین کی ناپاک جسارت کرتے ہیں، اور ستم بالائے ستم یہ کہ عالَمِ اسلام کے شدید احتجاج کے باوُجود، یہ مذموم سلسلہ گزشتہ چند دہائیوں سے جاری ہے، اور اقوامِ عالَم اس پر خاموش تماشائی بنی ہوئی ہیں!"[3]۔

شَعائرِ اسلام کی توہین پر ردِّعمل ایک فطری تقاضا ہے

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! "ظلم وزیادتی، ناانصافی، اِہانتِ مذہب، یا دینی مقدّسات کی توہین پر کسی بھی نوعیت کا ردِ عمل، انسانی فطرت کا تقاضا ہے، لہذا

---

(١) پ٢٦، ق: ١٨.
(٢) پ٢٩، القيامة: ٣٦.
(٣) دیکھیے: "حقوق العباد اور ہیومن رائیٹس میں فرق" واعظ الجمعہ، یکم ستمبر ٢٠٢٣ء۔

مشرق و مغرب میں بسنے والی اَقوامِ عالَم، اگر یہ چاہتیں ہیں کہ دنیا امن وامان اور سُکون کا گہوارہ بنی رہے، مُعاشرتی ہم آہنگی برقرار رہے، اور دنیا کا امن و سُکون غارت نہ ہو، تو اس عظیم مقصد کے لیے ہمیں مذہبی رَواداری کو فروغ دینا ہوگا! ایک دوسرے کے مذہبی جذبات اور دینی مقدّسات کا لحاظ رکھنا ہوگا! رسولِ کریم ﷺ سمیت تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی عزّت وناموس کی پاسداری کرنی ہوگی!!

نیز "آزادئ اظہار رائے" جیسے خود ساختہ اور نام نہاد ہیومن رائٹس (Self-Proclaimed Human Rights) کی آڑ میں، توہینِ قرآن اور توہینِ رسالت کا اِرتکاب کرنے والے ہر شخص کو، چاہے اس کا تعلق مشرق سے ہو یا مغرب سے، یہ بات اچھی طرح سمجھنی ہوگی کہ ایک مسلمان کے لیے مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی ذاتِ اقدس اور قرآنِ کریم کس قدر اہمیت کے حامل ہیں! ایک مسلمان کٹ مر تو سکتا ہے، لیکن قرآنِ حکیم اور اپنی جان سے پیارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی تو بڑی بات ہے، گستاخی کا ادنیٰ شائبہ تک برداشت نہیں کر سکتا!!"[1] لہٰذا اقوامِ عالَم بالخصوص مغربی ممالک (Western Countries) کو اپنا طرزِ عمل بدلنا ہوگا، انہیں مسلمانوں کے دینی مقدّسات اور شَعائرِ اسلام کی اہمیت اور حسّاسیت کا اِدراک کرنا ہوگا، اور اس سلسلے میں مؤثر قانون سازی کرنا ہوگی!!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں شَعائرِ اسلام کی حُرمت پر پہرہ دینے کی توفیق عطا فرما، ناموسِ رسالت پر مر مٹنے کا جذبہ عطا فرما، قرآنِ حکیم کی اہمیت وعظمت کو سمجھنے والا جذبہ اور سوچ عطا فرما، قرآنِ پاک میں لفظی ومعنوی تحریف کرنے اور اس کی توہین

(۱) "تحسینِ خطابت ۲۰۲۰ء" نومبر، توہینِ رسالت اور آزادئ اظہار رائے، ۲/۲۸۹۔

کے مرتکب ہونے والوں کو نیست ونابُود فرما، شَعائرِ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یہود ونصاریٰ کی تمام سازشوں کو ناکام بنا، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.